
170

آیات نمبر 37 تا 42 میں جنگ میں حرمت والے مہینوں کا احترام کرنے کی تاکید جو ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہیں۔ منافقین کو جہاد سے فرار اختیار کرنے پر وعید۔ اللہ ہمیشہ اپنے رسول کی مدد فرمائے گا، مسلمانوں کو ہر حال میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرنے کی تاکید۔

اِنَّمَا النَّسِیٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ

حرمت والے مہینوں کو آگے پیچھے ہٹا دینا کفر میں اضافہ ہے جس سے یہ کافر لوگ گمراہی میں مبتلا کئے جاتے ہیں کہ وہ ایک سال حرام مہینے کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اسے حرمت والا قرار دے ڈالتے ہیں تاکہ جن مہینوں کو اللہ نے حرمت والا قرار دیا ہے ان کی گنتی پوری کر لیں پھر جو مہینے اللہ نے حرام قرار دئے ہیں انہیں حلال کر لیتے ہیں زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ ان کے برے اعمال ان کے لئے خوش نما بنا دیئے گئے ہیں وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ اور اللہ ایسے منکرینِ حق کو ہدایت کی توفیق نہیں دیا کرتا قریش مکہ جنگ و جدل اور خون کے انتقام لینے کی خاطر حرام اور حلال مہینوں کو آپس میں تبدیل کر لیتے تھے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ قمری سال کو شمسی سال کے مطابق کرنے کے لیے اس میں کبیسہ کا ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے، تاکہ حج ہمیشہ ایک ہی موسم میں آتا رہے اور وہ ان زحمتوں سے بچ جائیں جو قمری حساب کے مطابق مختلف موسموں میں حج کے گردش کرتے رہنے سے پیش آتی ہیں ۝۳۷ رکوع [۵] یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ چلو اللہ

کی راہ میں جہاد کے لئے باہر نکلو تو تمہارے قدم زمین سے چمٹ جاتے ہیں، پس منظر
میں سن ۹ ہجری کے دوران غزوہ تبوک ہے، جب موسم بھی شدید گرمی کا تھا، فصل کے پکنے اور
کٹنے کا زمانہ بھی قریب تھا اور سفر بھی خاصہ دور دراز کا تھا اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ کیا تم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی پر رضامند ہو گئے ہو
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ دنیا کی زندگی کے فائدے تو
آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہیں یاد رکھو کہ دنیاوی زندی کا مزہ اور عیش و آرام،
آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۵ وَّ
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ اگر تم جہاد کے لئے نہ نکلو گے تو
اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہارے بدلے کسی اور قوم کو تمہاری جگہ لے
آئے گا اور تم اللہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکو گے وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور
اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا
تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ اگر تم لوگ اللہ کے رسول کی مدد نہ کرو گے تو یاد رکھو کہ
اللہ نے تو اپنے رسول کی اس نازک وقت بھی مدد کی تھی جب کافروں نے انہیں اس
حال میں گھر سے نکالا تھا کہ فقط ایک آدمی ان کے ساتھ تھا اور جب یہ دونوں غار میں
تھے، اس وقت پیغمبر (ﷺ) نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کچھ غم نہ کرو یقیناً اللہ
ہمارے ساتھ ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ
جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ پھر اللہ نے

اپنے رسول پر تسکین و رحمت نازل فرمائی اور ایسے لشکروں سے مدد فرمائی جو تمہیں دکھائی نہ دیتے تھے اور بالآخر اللہ نے کافروں کی بات پست کر دی اور ہمیشہ اللہ ہی کی بات بلند رہتی ہے وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ اللہ بہت زبردست اور بہت حکمت کا مالک ہے ﴿۴۰﴾

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاہِدُوۡا بِاَمۡوَالِکُمۡ وَ اَنۡفُسِکُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اے مسلمانوں! خواہ تم ہلکے ہو یا بھاری جس حال میں بھی ہو جہاد کے لئے نکلو، اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو ﴿۴۱﴾

لَوۡ کَانَ عَرَضًا قَرِیۡبًا وَّ سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوۡکَ وَ لٰکِنۡۢ بَعُدَتۡ عَلَیۡہِمُ الشُّقَّۃُ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! اگر ان لوگوں کو کوئی آسانی سے حاصل ہونے والا دنیاوی فائدہ نظر آتا اور سفر بھی آسان ہوتا تو یہ لوگ ضرور آپ کے ساتھ جاتے لیکن ان کے لئے تو یہ سفر بہت لمبا اور کٹھن ہو گیا ہے وَ سَیَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ لَوِ اسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا مَعَکُمۡ ۚ عنقریب یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ اگر ہم میں قوت اور طاقت ہوتی تو ہم یقیناً آپ کے ساتھ نکلتے ان منافقین کا ذکر ہے جنہوں نے جھوٹے عذر پیش کر کے رسول اللہ سے جنگ میں نہ جانے کی اجازت لے لی تھی۔ یُہۡلِکُوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ ۚ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ یہ لوگ خود ہی اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً وہ جھوٹے ہیں ﴿۴۲﴾ رکوع [۶]

